سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تقویٰ کا میدان خالی رہے وہ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے

ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں سچا تقویٰ اختیار کرے

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکا کے ساتھ تقسیم حصص میں دیکھی جاتی ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقعہ ملا۔ تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے۔ تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جائے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹۵)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۳ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل ۱۰ مارچ ۱۹۶۵ء کے الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء پڑھ کر سنایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ "تم قرآن کریم کو اس یقین کے ساتھ پڑھو کہ اس میں ہر اعتراض کا جواب موجود ہے۔ تاکہ اس کے مطالب تم پر آپ ہی آپ کھلتے چلے جائیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی حاصل ہو جائے"

• لاہور (بذریعہ فون) مورخہ ۱۴ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ مرکز سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری تشریف لا رہے ہیں۔ آپ جلسہ میں تقریر فرمائیں گے۔ مقامی احباب خود بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔
(سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور)

• تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۴ مارچ کو ۹½ بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں بی۔اے/بی۔ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلباء ایک روز قبل یہاں پہنچکر مورخہ ۱۳ مارچ ۵ بجے شام ریہرسل میں شامل ہوں۔ گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے جو یہاں پر موجود ہوگا۔ (پرنسپل)

• حمید الدین صاحب خوشنویس الفضل کا گوجرانوالہ میں آپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے البتہ کمزوری کافی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء

معاشرہ کی حالت کس طرح سدھر سکتی ہے؟

آج مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ تمام دنیا کی یہ حالت ہے کہ مذہب تو مذہب لوگ تمام اخلاقی اقدار سے منحرف ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہی ملک پاکستان میں انسانوں کی جو حالت ہے اور جس طرح اخلاقی گراوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اُس کا تذکرہ آئے دن اخباروں میں ہوتا رہتا ہے۔ پھر کسی اخبار کو اٹھا کر دیکھ لیجئے آپ کو روزانہ قتل، ڈاکہ اور اغوا کے بیسیوں واقعات کی خبریں نظر آئیں گی۔

چنانچہ اس صورت حال سے متاثر ہو کر ایک ہفت روزہ رقمطراز ہے:۔

"کچھ عرصہ سے ملکی اخبارات میں قتل و غارت گری کے واقعات اس کثرت سے نظر پڑ رہے ہیں کہ ان کی اتنی بھرمار اس سے پہلے شاید کبھی نہیں ہوئی تھی۔ عید سے اگلے دن کے اخبارات اٹھا کر ایک نظر دیکھ لیجئے صرف اس روز سعید کے موقع پر صرف سابق مغربی پنجاب میں قتل کی آٹھ وارداتیں ہوئیں۔ ابھی حال ہی میں ضلع میانوالی میں مرغی پکڑنے پکڑانے کے جھگڑے پر دو آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ واقعات کے اس تسلسل کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم میں وہ ایمانی حس باقی نہیں رہی جو قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھی۔ آغاز اسلام کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ عرب جاہلیت اور بےعلمی کے باعث اس قماش کی حرکتیں کیا کرتے تھے۔ ان میں انسانی جان کا ضیاع بڑی معمولی بات بن گیا تھا۔ بات بات پر تیغ زنی تک نوبت جا پہنچتی تھی۔ اس جہالت اور شیطنت کو ختم کرنے کے لئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اس دور بے اطمینانی کا مقابلہ آج جب ہم اپنے معاشرے سے کرتے ہیں تو بہت کم فرق محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی انسانی خون پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ پانی سے بھی ارزاں کر دیا گیا ہے۔"

(شہاب مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۵ء)

اس کے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"یہ حال صرف ہمارے ہی ملک کا نہیں مسلمان ملکوں کی لمبی فہرست پر نظر دوڑائیے اور دیکھئے کہ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ایران میں کیا کچھ ہوا۔ ایک مسلمان وزیر اعظم دوسرے مسلمان کے ہاتھوں موت کا جام پی کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ عراق میں مسلمان بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد جو شخص حکمران ہوا اس نے اپنے دست راست کو راہ سے ہٹانا چاہا لیکن بالآخر خود ہی گولی کا نشانہ بن گیا۔ شام میں بھی یہی مناظر بار بار سامنے آتے ہیں۔ یمن میں امام بدر اور سلال کی فوجوں کے تصادم سے اسی طرح کے واقعات ظاہر ہو رہے ہیں۔"

(ایضاً)

یہ تو صرف ناحق قتل کے واقعات کا ذکر ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو آج شاید ہی کوئی جرم یا گناہ ہو گا جس میں مسلمان مبتلا نہ ہو گئے ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایسی باتیں غیر اسلامی ممالک میں بھی موجود ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا اس بات سے کہ غیر اسلامی ممالک میں بھی قتل و غارت اور جرائم کا بازار گرم ہے۔ مسلمانوں کے لئے کوئی وجہ جواز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دین اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ اخلاقی اقدار اور امن و امان کی فضا دنیا میں قائم کرے۔ سوال یہ ہے کہ جب خود مسلمان ہی ان صفات سے عاری ہو چکے ہیں تو پھر وہ کس طرح یہ کام کر سکتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی حالت بھی ایسی ہو چکی ہے اور دنیا میں وہ کام نہیں کر رہے جس کے لئے اسلام نازل ہوا ہے تو کیا اللہ تعالےٰ نے اپنا کام چھوڑ دیا ہے۔

جب ملک عرب میں وہ حالت ہو گئی تھی جس کا ذکر اخبار نے اوپر کے حوالہ میں کیا ہے تو بقول اخبار مذکور اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ کو مبعوث فرمایا تھا۔ کیا اب جبکہ خود مسلمانوں کی وہی حالت ہو گئی ہے جو اس وقت عربوں کی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے؟

قرآن کریم میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر بھی ایسا وقت آ جائے جیسا کہ اخبار مذکورہ بالا میں بیان کیا گیا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی تعلیمات کو قائم کرنے کے لئے کوئی مامور مبعوث کرتا ہے۔

چنانچہ احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ جب ایسا زمانہ آ جائے گا جس کے نشان ہم موجودہ دور میں دیکھ رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک مامور کو مبعوث کرے گا جس کا نام الامام المہدی یا ابن مریم ہو گا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہیں:۔ نقل۔ عقل۔ تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تینوں امور اس سلسلہ کے مؤید ہیں۔ دانیال اور دیگر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ صدی اور سال بھی مقرر کر دیا ہے۔ تمام عیسائیوں میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ کتب سابقہ کے مطابق مسیح کی آمد کا وقت آ چکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء آخر مجبور ہو کر اس طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد کلیسیا کی ترقی ہے جو ہو چکی ہے۔ اسی طرح ہماری کتب کے مطابق بھی بعثت مسیح کا یہی زمانہ ہے۔ حجج الکرامہ والے نے لکھا ہے کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے چودہویں صدی مقرر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کے لئے اُسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودھویں صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ اُن میں کچھ اختلاف ہے۔ چودھویں صدی میں لطیف اشارہ اس طرف تھا کہ دین اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح اس زمانہ میں چمک اُٹھے گا۔ جس طرح چاند کا کمال چودہویں رات کو ہوتا ہے اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا میں چودھویں صدی میں ظاہر ہو گا۔ تیرھویں صدی کی تاریکی ان لوگوں میں ضرب المثل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس صدی کے علماء سے بھیڑیوں نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودھویں صدی کے منتظر تھے۔ لیکن جب صدی آگئی تو اپنی بدبختی کے باعث انکار کر گئے اسیطرح قرآن میں ذکر ہے ولما جاءھم کتٰب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ۔ اہل کتاب منتظر تھے کہ پیغمبر کے آنے پر وہ اس کے ساتھ مل کر کفار سے جنگ کریں گے۔ لیکن جب پیغمبر آیا تو انکار پر آمادہ ہو گئے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ہفتم صفحہ ۵۰۲)

متفرقات

پابندیٔ حدودِ رسولؐ و خدا کرو
حق العباد و حقِ نفس بھی ادا کرو
ہوگی جہاں میں سلطنتِ حق بپا ضرور
پہلے دلوں پہ سلطنتِ حق بپا کرو

لے جاؤ یہ نوید ہر اک نیم جاں کے پاس
ہے زندگی کی سانس مسیحِ زماں کے پاس
کرتا ہے گڑگڑا کے جو سجدہ زمین پر
ہوتی ہے وہ نماز تری آسماں کے پاس

سئے ہوں ہونٹ لیکن ہو کلام نرم آنکھوں میں
چھلک پڑتا ہو جس کے دل کا خونِ گرم آنکھوں میں
اسی کو مردِ مومن حضرتِ تنویر کہتے ہیں
خدا کا خوف ہو دل میں نبیؐ کی شرم آنکھوں میں

تنویر

اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور اس کا پس منظر

عیسائیت کی شکست کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے

مکرم نسیم سیفی صاحب بی۔اے سابق رئیس التبلیغ نائیجیریا

(۲)

— (۳) —

حال ہی میں جنوبی افریقہ سے شائع ہونے والے ایک اخبار مسلم نیوز نے جیک مینڈلسن Jack Mendelsohn کی کتاب God. Allah & Juju پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ہم دنیا بھر کے مسلمان راہنماؤں سے صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے سلسلہ میں ان پر بھی کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا نہیں اگر ذمہ داری عائد ہوتی ہے تو کیا وہ اسلام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں؟ اور اگر وہ یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تو کس حد تک اور کس طریق سے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں کتنے مسلمان کام کر رہے ہیں۔ خصوصاً افریقہ میں کتنے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے کتنے باقاعدہ تبلیغ کے لئے تربیت یافتہ ہیں۔ اور ان کے ذرائع آمد کیا ہیں؟ کیا وہ رفاہ عام کے کام بھی کرتے ہیں یا نہیں، کیا وہ سماجی بھلائی کا بھی کوئی کام کرتے ہیں۔ اور ان مبلغین نے کس حد تک اپنے آپ کو مقامی لوگوں کے ساتھ متعارف کرایا ہے اور ان کے ساتھ گھل مل گئے ہیں کیا وہ نہیں سمجھتے کہ اسلام کی تبلیغ زیادہ بہتر خطوط پر کیا جانا چاہیئے اور اسے منظم ہونا چاہیئے اور انفرادی اور گاہے گاہے کی کوششیں کسی صورت میں بھی خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکتیں اس کی وجہ سے پورا وقت کام کرنے والے اور ایسے لوگ جنہوں نے اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہوں۔ اور جو پوری طرح تعلیم یافتہ ہوں اور جن کی صحیح رنگ میں تربیت کی گئی ہو۔ ایسے لوگوں کو تبلیغ کا کام کرنا چاہیئے"

اس میں شک نہیں کہ ان تمام سوالات کی تہ میں جو جذبہ کارفرما ہے وہ نہایت ہی مستحسن ہے لیکن کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ عیسائیوں کی طرف سے اسلام کو مٹانے کی بھرپور کوشش ہو رہی ہو اور مسلمان ابھی تک اپنے راہنماؤں سے اس سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کے متعلق سوالات ہی پوچھ رہے ہوں۔

آج سے پون صدی پیشتر قادیان سے ایک گمنام شخص نے جو اسلام کے حق میں اور عیسائیت کا بطلان ثابت کرنے کے لئے آواز اٹھائی تھی وہ دنیا کے کونے کونے میں گونج اٹھی ہے۔ اس ہی آواز نے سعید روحوں کو بیدار کر دیا ہے۔ اور دین اسلام کے پروانوں کو شمع رسالت پر جان قربان کرنے کے لئے تیار کر دیا ہے۔ اسلام کی حیران کن ترقی نے عیسائیوں کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ اور ان کے اپنے بیانات اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ بوکھلا گئے ہیں۔ قادیان سے اٹھنے والی آواز نے کہا تھا۔

"اب اے مسلمانو! سنو اور غور سے سنو کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے۔ اور پُرمکر حیلے کام میں لائے گئے۔ اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اس راہ میں ختم کئے گئے یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علومی عجائبات روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں، ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔" (فتح اسلام)

جس شخص کی یہ آواز تھی وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کی خدمت ہر اس شخص کی جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے ذمہ داری ہے۔ اس لئے راہنماؤں سے سوالات پوچھنے کی بجائے خود ہی کیوں نہ کام شروع کر دیا جائے۔ چنانچہ اوائل زندگی ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کا دفاع کیا۔ اور لوگوں پر یہ ثابت کرنا شروع کر دیا۔ کہ اس وقت دنیا میں صرف اور صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور کہ یہ زمانہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہے۔ اور یہ غلبہ جلد یا بدیر پورا ہو کر رہے گا۔ چنانچہ حضور پُرنور نے اپنی پہلی ہی تصنیف براہین احمدیہ سے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور ادھر حضور نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کے وعدے دینے شروع کر دیئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے۔ تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے۔ اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں آئے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔"

(فتح اسلام)

حضور کو کامل یقین تھا کہ حضور صلیب ہی کو پاش پاش کرنے کے لئے مامور ہوئے ہیں۔ اور کہ صلیبی فتنہ کا اب حضور ہی کے ہاتھوں استیصال ہو گا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط مندرج ہے۔ حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے۔ اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا۔ تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے۔ میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا۔ بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں۔ اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے۔ تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں۔ اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام)

صلیبی فتنہ کے استیصال کے لئے ابن مریم کے نزول میں یہ حکمت بھی پوشیدہ تھی کہ یہ کام آسمانی تائید ہی سے ہو سکے گا۔ محض زمینی کوششیں کچھ زیادہ مفید ثابت نہ ہوں گی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس یقین سے پُر تھے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی مدد ہی سے ہو گا۔ اور کہ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں اور ہر قدم پر اس سلسلہ میں مدد فرمائے گا اور اس مدد کا ایک یہ بھی طریق ہو گا کہ حضور کو ایسے فدائی عطا کرے گا۔ جو اپنے مال سے اور اپنی جان سے دین کی خدمت کرنے کا عہد کر لیں گے۔ اور پھر اس عہد کو آخری دم تک نبھائیں گے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو اس بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا

گیا ہے اور جانتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے۔ اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں۔ اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اس کی بشارت دیکر خداوند نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔" (فتح اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف تو صلیبی فتنہ کے استیصال پر اپنی کوششیں صرف کیں اور دوسری طرف اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے تحریر و تقریر کو استعمال فرمایا۔ کیونکہ صرف صلیبی فتنہ کا خاتمہ ہی تو کافی نہ تھا۔ اس بات کی بھی تو ضرورت تھی کہ جھوٹے مذہب کا بطلان کر کے سچے مذہب کی طرف دنیا کی راہنمائی کی جائے۔ حضور علیہ السلام نے اربعین حصہ اول میں فرمایا:۔

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا۔ ان دونوں ناموں سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا۔ اور پھر خدا نے بلا واسطہ مکالمہ سے [illegible] نام رکھا۔

آیئے اب دیکھیں کہ اس مذہبی جنگ کی موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ اپنی کتاب Expansion of Islam میں مسٹر ولسن کیش Mr. Wilson Cash D.S.O. O.B.E لکھتے ہیں کہ جونہی اس نئے فرقے (احمدیت) کی بنیاد رکھی گئی۔ ہر طرف سے اس کی شدید مخالفت ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے ممبروں کی تعداد بڑھتی رہی۔ اس فرقہ کے بانی (حضرت احمد علیہ السلام) ایک نہایت کامیاب مبلغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانہ کی ہر قسم کی سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات۔ رسالے اور میگزین جاری کئے۔ اور بہت زیادہ لٹریچر پیدا کیا۔ یہ فرقہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سب سے زیادہ کام کرنے والا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ اسلام اس سرعت کے ساتھ ترقی کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ سر رابندر ناتھ ٹیگور نے یہ کہا ہے کہ غالباً عنقریب ہی مسلمان ہندوؤں پر غالب آ جائیں گے۔ ساری دنیا کے مذاہب کا مقابلہ کرتے ہوئے مسٹر ولسن لکھتے ہیں کہ اسلام نہ صرف سربلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دنیا کے مذاہب کو چیلنج کر رہا ہے۔ اور یہ چیلنج خاص طور پر عیسائیت کی طرف توجہ مبذول کر رہا ہے۔ یعنی حقیقی طور پر یہ چیلنج عیسائیت ہی کے لئے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ یقینی بات ہے کہ دونوں مذہب یعنی عیسائیت اور اسلام تو عالمگیر نہیں ہو سکتے۔ اسلام عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس کے عقائد کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے تاکہ اسلام ساری دنیا میں اپنا سکہ جمالے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام نے عیسائیت کو اس طرح بے بس کر کے رکھ دیا ہے کہ مسٹر ولسن کیش کہتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ اکثر پادری مجھ سے اس بات میں اتفاق کریں گے کہ بحث و تمحیص کے پرانے طریق سراسر غلط ہیں۔ اور کوئی نتائج پیدا نہیں کرتے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ بحث و تمحیص کے پرانے طریقوں ہی کے ذریعہ عیسائیوں نے ہندوستان کے لاکھوں لاکھ لوگوں کو عیسائی بنا لیا تھا لیکن جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کاسر صلیب کا ظہور ہوا۔ اور صلیب پر بار بار چوٹیں لگنے لگیں۔ تو عیسائیت کے تمام دلائل بے کار ہو کر رہ گئے۔

مبلغین احمدیت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کا دنیا میں پھیلنا تھا کہ عیسائیت کی بنیادیں ہلنی شروع ہو گئیں اور عیسائیوں کو سمجھ آنے لگی کہ وہ جو کچھ اسلام کے متعلق سمجھتے رہے ہیں۔ وہ تو بالکل ہی غلط تھا۔ چنانچہ خاکسار کے بعض ریڈیائی پروگراموں کا تذکرہ کرنے کے بعد جیک مینڈلسن

Jack Mendelsohn اپنی کتاب God Allah & Juju میں لکھتے ہیں:

"یہ ہے درحقیقت اسلام کا حالات کے مطابق راہنمائی کرنا۔ لیکن یہ اس کے بالکل مختلف ہے جو عیسائی پادری یورپ اور امریکہ میں جا کر بیان کرتے رہے ہیں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اسلام حالات کے مطابق اس طرح بدلتا ہے کہ گویا وہ شرک کی تائید کرنے لگتا ہے۔ اور اخلاق کی گراوٹ کو قبول کر لیتا ہے۔"

ہماری تبلیغی کوششوں کے متعلق ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں متعدد بار اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ اسلام کی روز افزوں ترقی میں احمدیت کے اثرات اس طرح داخل ہوتے ہوئے ہیں کہ گویا یہ تانے بانے میں داخل ہیں۔ یہ بات بغیر تردد کے کہی جا سکتی ہے کہ احمدیہ جماعت سب سے زیادہ کام کرنے والی اور سب سے زیادہ وسیع اسلامی جماعت ہے جو کہ افریقہ میں کام کر رہی ہے۔ اگرچہ اس کی جڑیں افریقہ میں نہیں (یعنی اس کا مرکز کسی اور جگہ ہے)"

یہ مصنف اس بات سے حد درجہ متاثر ہے کہ عیسائیت کا صحیح رنگ میں اور کامیابی کے ساتھ احمدیہ جماعت ہی مقابلہ کر رہی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں اس نے بلی گراہم کے افریقہ کے دورہ کے سلسلہ میں نائیجیریا کا بھی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہاں احمدیہ جماعت نے اسے چیلنج کیا۔ لیکن بلی گراہم نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔

عیسائی پادریوں کو یہ بات تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں محسوس ہونے لگی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی وجہ سے عیسائیوں کو بہت زیادہ مشکلات پیش آنے لگی ہیں۔

اس وقت سے آج تک جو کام ہو چکا ہے اس کے نتیجہ میں عیسائیت دنیا کے تمام ممالک میں پسپائی کی حالت میں ہونے کا شکوہ کر رہی ہے اور عیسائی پادری کھلم کھلا اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ اسلام کو زبردست فتح حاصل ہو رہی ہے۔

خاکسار نے مغربی افریقہ میں بیس سال کے قریب تبلیغ احمدیت کے میدان میں کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اگر اس عرصہ میں عیسائی پادریوں کے اسلام کی فتح کے بیانات یکجا کئے جائیں تو یوں معلوم ہوگا کہ عیسائی دنیا میں ایک شور برپا ہے کہ عیسائیت کی دیوار گری کہ گری۔ حتیٰ کہ مسٹر ٹریسی سٹرانگ

M. Tracy Strong نے اسلامی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد جو رپورٹ مرتب کی۔ اس میں عیسائی دنیا کو مشورہ دیا کہ اسلام کی فتح کا اور عیسائیت کی شکست کا کھلم کھلا اظہار نہ کیا جائے۔ لیکن چھوٹے سے چھوٹے پادری سے لے کر بڑے سے بڑے بشپ تک اس بات پر مجبور ہیں کہ عیسائیت کی شکست کا واویلا کریں۔ حال ہی میں امریکہ کے ایک پادری نے افریقہ کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کے بعد اپنے بیان میں کہا کہ اس براعظم میں اسلام عیسائیت کو شکست دیکر اس کی جگہ لے رہا ہے۔ اور اگر عیسائی مشنوں نے اپنے طریق کار اور بعض عقائد (ازدواجی زندگی کے متعلق) میں تبدیلیاں نہ کیں تو وہ وقت دور نہیں ہے۔ جبکہ افریقہ سے عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

لنڈن سے شائع ہونے والے اخبار ٹائمز Times میں حال ہی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "افریقہ میں عیسائیت"۔ اس مضمون میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہوئے صاحب مضمون نے لکھا ہے کہ:

"اسلام جو ترقی کر رہا ہے عیسائیوں کی طرف سے اس کا خاطر خواہ مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ اور یہ بات بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں عیسائی علاقے اسلام کے بڑھتے ہوئے سمندر کی زد میں آ جائیں۔"

اسی طرح چرچ آف انگلینڈ نے ایک حالیہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ اسلام مغربی افریقہ کے عیسائی اور مشرک حلقوں میں پھیل رہا ہے اور کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کا صحیح معنوں میں مدمقابل اسلام ہی ہے۔ لیگوس کے بشپ نے اس رپورٹ کی ترتیب کے لئے جو مواد بھیجا تھا اس میں انہوں نے لکھا۔

"لیگوس میں خاص طور پر اور سارے نائیجیریا میں عام طور پر اسلام میں زیادہ سے زیادہ لوگ داخل ہو رہے ہیں۔"

نائیجیریا کے ایک قومی روزنامہ "ویسٹ افریقن پائلٹ" نے گزشتہ سال اپنے ایک اداریہ میں لکھا

"اسلام کی وہ ترقی جس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ افریقہ میں عیسائی چرچ کے لئے ایک خاصی سردردی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ چرچ اپنی موجودہ ہیئت کو بدل ڈالے اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا انجام عیسائیت کے خاتمہ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔"

حقیقت یہ ہے کہ وہ جنگ جو آج سے ستر سال قبل کفر و ایمان میں شروع ہوئی تھی وہ اسلام کے حق میں فیصلہ پا رہی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔

ارتقائے انسانی اور مسئلہ نبوت

(مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

صانع حقیقی اور حکیم مطلق خدا تعالےٰ نے جب تخلیقِ آدم کا ارادہ فرمایا تو یہی مقدر کیا کہ اس کی ہر قسم کی ترقی تدریجی ہو - چنانچہ اس کے لئے اس کی مناسبت سے تکوینِ عالم کا انتظام کیا۔ تا انسان اپنے ماحول سے جو اس پر اثر انداز ہونے والا تھا یگانگت پاکر شاہراہِ ترقی پر گامزن ہو سکے -

جب انسانی بیج نیست سے ہست ہو کر عالم ہبوط میں آیا تو اُسے اپنی نوع کو قائم رکھتے ہوئے مختلف دوروں میں سے گزرنا پڑا - اِن دوروں کو آپ کچھ کہہ لیں - حیوانی یا کچھ اور - لیکن ان سے انسانی نوع میں فرق نہیں آیا - یہاں تک کہ یہ بیج بڑھتے بڑھتے مکمل آدم کی شکل اختیار کر گیا - اس کے بعد احسن الخالقین نے انسانی پیدائش کے لئے نو ماہ کی مدت مقرر کر دی -

جب انسان کی جسمانی تکمیل ہو چکی تو دوسری منزل اس کی ذہنی تکمیل کی تھی - دنیا کا یہ دَور انسان کے اُس زمانہ سے مشابہ ہے جو بچپن سے لے کر ذہنی بلوغت (چالیس سال) تک کا ہے کہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے اگرچہ بچہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے لیکن اس کے ذہنی قوےٰ ابھی ابتدائی حالت میں ہی ہوتے ہیں جو رفتہ رفتہ نشوونما پاکر پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام (جو ذہنی طور پر انسان اوّل تھے) سے لے کر مختلف زمانوں سے گزرتا ہوا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اپنی ذہنی استعدادوں اور قوائے دینیہ کے لحاظ سے روحانی بلوغت کا وقت تھا (یعنی انسانی قلب انوارِ الٰہیہ کے حصول کیلئے اتم طور پر قابل بن چکا تھا) اللہ تعالےٰ کی ان ودیعت کردہ قوتوں کو آنحضورؐ نے اپنے ذاتی مجاہدات اور ریاضتوں سے اس قدر ترقی دی کہ اپنے آپ کو ربّ کریم کی موہبت کا وارث بنایا - اور روحانی طور پر انسانِ اکمل کا لقب پایا (صلے اللہ علیہ وسلم) اور یہی سِرّ ختم نبوت ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ارتقاءِ انسانی اور ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے وقت پر براہِ راست آتے رہے اور اسی کے مطابق انہیں آسمانی صحائف دیئے گئے - لیکن جب انسان کی ذہنی اور روحانی استعدادیں کمال کی مقتضی ہوئیں تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پورا کر دیا - اور قرآن مجید کی صورت میں ہدایت نامہ بھی آپ کو مکمل دے دیا -

جس طرح آئندہ کے لئے پیدائش انسانی آدمِ اوّل (جسمانی طور پر مکمل انسان) کے ساتھ وابستہ کر دی گئی - اسی طرح آئندہ کے لئے تمام دینی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دینی طور پر اکمل ترین انسان) کے ساتھ مستلزم ٹھہرے - چونکہ روح جسم کا زوج ہے اس لئے انسانی معراج کے لئے دونوں کی تکمیل ضروری تھی -

جو لوگ نبوت - ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظلّی نبوت کے منکر ہیں اُنہیں اب اس مسئلہ کے سمجھنے میں کوئی روکاوٹ پیش نہیں آسکتی سوائے اس کے کہ وہ سمجھنا چاہتے ہی نہ ہوں - خدا تعالیٰ کی ہستی کے بعد یہ مسئلہ ایسا ہے جو بہت اہمیت رکھتا ہے - درحقیقت اس پر ایمان لائے بغیر اللہ تعالےٰ کی ہستی پر بھی حق الیقین کا مقام پیدا نہیں ہو سکتا - کیونکہ نبی آئینہ خدا نما ہوتا ہے - نبی کا تعلق جہاں ایک طرف خدا تعالےٰ سے ہوتا ہے - تو دوسری طرف اس کے بندوں سے - نبوت اس طرح انسانی ایمان و اعمال کی آخری کڑی ہے اگرچہ خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف رغبت انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے لیکن اس کی اور دوسرے تمام مسائل کی پوری پوری سمجھ نبوت پر ایمان لائے بغیر نہیں آسکتی - کیونکہ نبی جو کچھ کہتا ہے اس کی اپنے اعمال سے جو لوگوں کو نظر آتے ہیں، تصدیق کرتا ہے تا اُن کے ایمان کو تقویت پہنچے اور اُن کی تسلی ہو اور یہی چیز باوجود یکّا و تنہا ہونے کے اس کی کامیابی کی ضامن ہوتی ہے -

جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ کبھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتے - کیونکہ صحیح ایمان کے بغیر اعمال صالح صادر نہیں ہوتے - قرونِ اُولیٰ خصوصًا خلافت راشدہ کے وقت میں مسلمانوں کی محیّر العقول کامیابی اور اِس وقت ہر جگہ اور ہر شعبہ زندگی میں ان کا ادبار اسی وجہ سے ہے جسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے - پس مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ پھر سے دنیا میں سرفرازی حاصل کریں تو اُنہیں آپؑ پر ایمان لا کر اس مجرّب نسخہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے - اس کے بغیر وہ دنیوی ترقی بھی جو ان کو دین سے گمراہ نہ کرے صحیح معنٰں میں حاصل نہیں کر سکتے -

---

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تشریف آوری پر
منٹگمری میں تربیتی جلسہ اور عصرانہ کی تقریب

مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۶۵ء کو محترم مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد منٹگمری میں تشریف لائے - آپ کے ہمراہ مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق مبلغ مغربی افریقہ اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت بھی تھے -

آپ کی آمد پر اسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک منٹگمری میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا - جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا -

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم علی محمد صاحب مسلم نے کی - ازاں بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا - اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے نوجوانوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی -

مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے توجہ دلائی کہ احباب تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور مالی قربانیوں کے ذریعے اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں -

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس کے ارشاد پر احباب جماعت نے اصلاح و ارشاد کے کام میں بعض پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا جن کے جواب میں مکرم شمس صاحب نے تقریر فرمائی - اور اصلاح و ارشاد کے کام کو منظم طور پر چلانے کی طرف توجہ دلائی -

آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو کم از کم پانچ غیر از جماعت دوستوں کی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا پروگرام بنانا چاہیئے - اور سال بھر ہر ممکن طریق سے ان کو پیغام حق پہنچاتے رہنا چاہیئے -

جلسہ تین گھنٹے کے بعد ساڑھے دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

دوسرے روز اراکین وفد کے اعزاز میں جماعت احمدیہ منٹگمری کی طرف سے عصرانہ دیا گیا - یہ انتظام مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کی کوٹھی واقعہ فرید ٹاؤن میں تھا - اس موقعہ پر پچاس غیر از جماعت تعلیم یافتہ معززین مدعو تھے - جن میں وکلاء، مجسٹریٹ اور پروفیسرز صاحبان بھی شامل تھے -

چائے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا - جو مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے کی - خاکسار نے نظم پڑھ کر سنائی - اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "تحریک احمدیت سے تعارف" کے موضوع پر بیس منٹ تک تقریر کی -

مکرم نسیم سیفی صاحب نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے اور فرمایا کہ ہم سب کو اپنے اندرونی اختلافات کے باوجود عیسائیت کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہیئے -

آخر میں مکرم شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا - آپ نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی ہے - مسلمانوں کی حالت تقاضا کر رہی تھی کہ کوئی مصلح آسمانی آئے - آپ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی بعثت خدمت اسلام اور تبلیغ اسلام ہے - چنانچہ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے تمام دنیا میں اپنے مشنز قائم کئے ہیں - آپ نے یورپ میں عیسائیت کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کے بعض دلچسپ واقعات پیش کئے - اور بتایا کہ تمام مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے اور جماعت احمدیہ ہر فرقہ سے اِس میدان میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہے - یہ اجلاس خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا -

بعد نماز مغرب مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا - جس میں مکرم مولانا موصوف نے قیمتی ہدایات دیں -

(خاکسار محمد صدیق شاہد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ منٹگمری)

اطفال رپورٹ بھجوائیں

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مہینہ کی ۱۵ر تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں - کیا آپ نے اس ماہ کی رپورٹ بھجوا دی ہے ؟

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

ہڈرزفیلڈ (انگلستان)

یوم مصلح موعود نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام دوستوں نے شرکت فرمائی۔

جلسہ کے دوران میں خاکسار نے اور میرے چار بھائیوں نے ایک کمرہ برائے مسجد احمدیہ وقف کرنے کا اعلان کیا۔ جسکی قیمت دو صد (۲۰۰) پونڈ ہے۔

کمال الدین امینی
(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ)

نواب شاہ

۲½ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیز عبدالقیوم نے کی۔ ازاں بعد مکرم رفاقت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد پہلی تقریر فضل الرحمٰن صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے کی۔ آپ نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر" پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی جس میں نہایت ہی واضح طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے الہامات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔

اس کے بعد صاحب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبداللہ خاں
(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نواب شاہ)

لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بوقت ۳½ بجے شام انجمن احمدیہ بخشی بازار میں لجنہ ہال میں زیر صدارت نورالنساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم بیگم داؤد احمد صاحب آف چنیوٹ نے کی۔

اس کے بعد نظم بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازاں خاکسار نے اردو میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں الہامات اور تخت خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو پیغام تمام جماعت کے لوگوں کے نام

زیادہ پڑھا اور خاص طور پر آپ نے جو عورتوں کے لئے تنظیم فرمائی۔ اور لجنہ اماء اللہ قائم کی اسکے بارے میں وضاحت سے بیان کیا۔

اس کے بعد صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی جس سے حاضرات بہت محظوظ ہوئیں۔

بعد ازاں بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مشرقی پاکستان نے مؤثر انداز میں مصلح موعود کی پیشگوئی اور حضور کے عہد کے شاندار کارنامے پیش کئے اور پھر آپ نے خواتین کو تحریک کی کہ ہم اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(زینت ابوبکر لکھنوی
سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ)

نرائن گنج (مشرقی پاکستان)

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ نرائن گنج کا جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت جناب دولت احمد خاں صاحب خادم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ڈھاکہ بعد نماز انجمن احمدیہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور جناب احسان اللہ سکدار اور دوسرے دوستوں کے خطاب کے بعد صاحب صدر نے بنگلہ زبان میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارنامے بسلسلہ آزادی کشمیر تحریک شدھی۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ اور تحریک پاکستان وغیرہ تفصیل سے بیان کئے۔ اسی طرح حضور کے عہد سعادت میں غیر ممالک میں تبلیغی مشنوں کے قائم ہونے اور اُن کی افادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور دوستوں کو زیادہ سے زیادہ چندہ اور دعاؤں سے سلسلہ کی خدمت کرنے کی تحریک فرمائی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نرائن گنج)

---

۴۴ - علیل ہیں۔ نیز اُن کی ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔

(خاکسار بشارت علی خاں دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

● خاکسار کی بہو تسنیم ایاز کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔

(خورشید احمد سیکرٹری مال گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

احباب ان سب کے لئے دُعا فرمادیں۔

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات

۳۱ جنوری ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں انکا نقشہ نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے اس عرصہ میں بہرحال پورا کرنا ہے۔

جن جماعتوں کے نام پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔

جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے انکے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

ھ - بجٹ تین ہزار روپیہ سے زائد

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	دارالصدر غربی الف ربوہ ※	۹۶	۷۳	۲	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰	۶۷
۳	سکھر	۹۴	۷۳	۴	بھکر	۷۰	۸۶
۵	دارالصدر جنوبی ربوہ	۷۰	۷۷	۶	دارالنصر شرقی ربوہ	۶۴	۸۲
۷	پیراں غائب	۷۱	۶۹	۸	گوجرہ	۷۲	۶۷
۹	کرتو پنڈوری	۶۸	۷۱	۱۰	چک ۱۸ بہوڑو	۵۱	۸۷
۱۱	دارالیمن ربوہ	۷۹	۵۹	۱۲	چک ۱۱۷ اچھور	۷۹	۵۳
۱۳	احمد آباد اسٹیٹ ※	۵۵	۷۵	۱۴	ربیکے	۴۹	۷۴
۱۵	چنیوٹ	۶۸	۵۵	۱۶	بدوملہی	۴۹	۷۳
۱۷	محمود آباد اسٹیٹ	۵۴	۶۳	۱۸	کیمبل پور	۶۱	۵۵
۱۹	چک ۹۵ شمالی	۴۴	۷۱	۲۰	دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ ⊗	۶۹	۴۶
۲۱	منڈی بہاؤالدین	۵۶	۵۸	۲۲	دارالبرکات ربوہ	۸۰	۳۲
۲۳	مظفر گڑھ	۵۷	۵۵	۲۴	نارنگ منڈی	۵۰	۵۵
۲۵	چک ۴۳۳ گ ب	۹۳	X	۲۶	ڈیرہ غازیخاں	۴۸	۳۲
۲۷	لیہ	۳۵	۴۳	۲۸	چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	۲۰	۵۵
۲۹	پرانی انارکلی (لاہور)	۳۹	۲۹	۳۰	خانیوال	۴۸	۱۶
۳۱	ڈسکہ	۴۵	۱۵	۳۲	چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلہ	۱۵	۴۲
۳۳	چک ۱۶۶ مراد	۳۲	۲۳	۳۴	لالہ موسیٰ	۳۳	۱۶
۳۵	حافظ آباد	۲۴	۲۴	۳۷	منگلا ڈیم	۳۰	۱۷
۳۷	تیج گاؤں ⊗	۲۷	۱۵	۳۸	برہمن بڑیہ	۲۵	۱۲
۳۹	اسمٰعیل آباد	۲۸	۷	۴۰	احمد نگر منتقل ربوہ ※	۲۹	X
۴۱	بیگم کوٹ	۲۰	۹	۴۲	کھاد فیکٹری	۱۳	۹
۴۳	چک ۹ پنیار	۱۱	۵	۴۴	نوکوٹ ※	۳	۱

درخواستہائے دُعا

● میرے تایا جان مکرم ڈاکٹر محمد عبداللطیف صاحب آف جے پور (بھارت) جو قاضی محمد رفیق صاحب و ڈاکٹر محمد شفیق صاحب کے بڑے بھائی ہیں۔ کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور آج ان کا گلے کی غدود کا ایک نہایت اہم اور نازک اپریشن ہونے والا ہے۔

(طاہر احمد قاضی۔ دارالصدر غربی (ا) ربوہ)

● میرے بھائی میاں عبدالعزیز صاحب کو P. M. A کے کورس کے دوران ٹانگ میں سخت چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت درد ہے۔

(خاکسار صلاح الدین - کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

● خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (احمد دین مددگار کارکن دفتر آڈٹ ربوہ)

● میرے بڑے بھائی حکیم نور علیخاں صاحب محقل حلقہ سول لائن لاہور کچھ دنوں سے بعارضہ قلب ۴۴

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۱۲ مارچ ۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ میرے دورۂ چین سے اس خطۂ ارض میں قیام امن کی جدوجہد کو تقویت پہنچی ہے اور چین کی حکومت اور عوام نے ہر جگہ انتہائی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ میرا استقبال کیا ہے اس پر میں ان کا ممنون ہوں۔ صدر ایوب کل دو پہر ڈھاکہ سے لاہور پہنچنے پر اخبار نویسوں کے ساتھ بات کر رہے تھے۔ ہوائی اڈے پر ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اور اس کے بعد گورنر ہاؤس تک پانچ میل کے راستے میں سکولوں کے بچوں نے دو رویہ قطاروں میں صدر کا خیر مقدم کیا۔

● پیکنگ ۱۲ مارچ ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے صدر جمہوریہ چین مسٹر لیو شاؤچی اور وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے نام پیغامات ارسال کئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ دورہ چین کے دوران میرا اور میرے رفقاء کا جس گرم جوشی سے استقبال کیا گیا ہے اس کے لئے میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں۔ صدر ایوب نے چین کے ۸ روزہ دورے ۹ مارچ کو واپس پاکستان پہنچے ہیں دونوں چینی لیڈروں کو الگ الگ پیغام بھیجے ہیں۔ بیگم اوونگ زیب نے بھی اسی قسم کا پیغام مادام چو این لائی کو اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے وزیر خارجہ چین مسٹر چن ژی کو ارسال کیا ہے۔

● ٹھٹھہ ۱۲ مارچ ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ افریشیائی اسلامی کانفرنس اسلامی اتحاد کا ثبوت ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام ہر قسم کے سامراج اور نو آبادیاتی نظام کا زبردست مخالف ہے وہ کل حیدر آباد سے ٹھٹھہ پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے وزیر خارجہ نے کہا کہ بنڈونگ کی افریشیائی اسلامی کانفرنس بڑی اچھی ابتداء ہے اس قسم کی کانفرنسوں سے مسلم اتحاد اور مضبوط ہوگا جو امن کے لئے تقویت کا باعث بنے گا شیخ عبداللہ کے دورہ مشرق وسطیٰ اور یورپ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ اس دورہ سے کشمیری مسلمانوں کا یہ عزم اور بھی مضبوط ہو گیا ہے کہ وہ بھارتی غلامی سے آزادی حاصل کر کے رہیں گے انہوں نے ان کے دورہ کا خیر مقدم کیا۔

● قاہرہ ۱۲ مارچ ۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی جرمنی نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے تو ہم مشرقی جرمنی میں سفارت خانے قائم کریں گے۔ عرب ممالک میں مغربی جرمنی کے اثاثے اور املاک ضبط کر لی جائیں گی اور اس کے سکول بند کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ عرب ممالک بڑی طاقتوں سے اپنے تعلقات پر بھی نظر ثانی کریں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان سے تجارتی تعلقات ختم کر دیں۔

● لندن ۱۲ مارچ ۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ولسن اگلے ماہ امریکہ کا دورہ کریں گے۔ آپ نیو یارک میں اقتصادی کلب سے خطاب کریں گے خیال ہے کہ آپ واشنگٹن میں صدر جانسن سے بھی ملاقات کریں گے۔ دونوں رہنما اس موقعہ پر ویٹ نام اور دیگر بین الاقوامی تنازعات پر غور کریں گے۔

● راولپنڈی ۔ ۱۲ مارچ ۔ ریڈیو پاکستان ۱۲ مارچ کو قومی اسمبلی کے انتخاب کے نتائج نشر کرے گا۔ نتائج کا اعلان خبروں کے اوقات کے علاوہ ان اوقات میں نشر کیا جائے گا شام کو ۶ بج کر دس منٹ (اردو) رات کو ساڑھے سات بجے (اردو) رات کو ۸ بج کر ۴۰ منٹ (انگریزی) دس بجے رات (اردو) اور دس بج کر دس منٹ (انگریزی) اس کے علاوہ شام کو ۵ بج کر ۲۰ منٹ پر مقامی ریڈیو سٹیشنوں سے بھی نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔

● لاہور ۱۲ مارچ ۔ صدر ایوب نے کل شام ریڈیو پاکستان لاہور میں سو کلوواٹ کے نئے میڈیم ویو ٹرانسمیٹر کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے ٹرانسمیٹر کی تنصیب کا کام وقت پر مکمل کرنے پر ریڈیو پاکستان کے عملے کو مبارکباد دی اور کہا میرا یہ عقیدہ ہے کہ عوامی رابطے کے وسائل میں ریڈیو سب سے زیادہ موثر وسیلہ ہے اور خاص طور پر ان ترقی پذیر ملکوں کے لئے اس کی اہمیت زیادہ ہے جہاں خواندگی کا تناسب کم ہے اور تعلیم کے وسائل محدود ہیں۔ میں نے حال ہی میں ریڈیو کی افادیت کے مظاہر چین میں دیکھے ہیں جہاں ملک کے طول و عرض میں بیک وقت کروڑوں عوام کو اس کے ذریعہ آگاہی حاصل ہوتی ہے چین کے لوگوں نے گذشتہ چند سال کے اندر اندر ریڈیو کا ایک وسیع نظام قائم کر دیا ہے اور اس کو عوام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے

● نئی دہلی ۔ ۱۲ مارچ ۔ نئی دہلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ کانگریس کیرالا میں حکومت نہیں بنائے گی اور مخالف بنچوں پر بیٹھے گی یہ فیصلہ کل مرکزی کانگریس پارلیمانی بورڈ میں کیا گیا۔ اس اجلاس میں کانگریس کے صدر مسٹر کامراج وزیر اعظم شاستری اور کیرالا کانگریس پارلیمانی پارٹی کے سینئر ارکان بھی موجود تھے۔ اس طرح جنوبی بھارت میں کیرالا پہلا صوبہ ہوگا جہاں چین کے حامی کمیونسٹ کابینہ بنائیں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کیرالا کے مالیہ انتخابات میں ۱۳۳ کے ایوان میں کمیونسٹوں نے ۴۰ اور کانگریس نے ۳۶ نشستیں حاصل کی ہیں۔ اور مختلف پارٹیاں کمیونسٹوں سے تعاون کر رہی ہیں۔

● جکارتہ ۱۲ مارچ ۔ صدر سوئیکارنو نے کہا ہے کہ ملائیشیا کا بحران دور ہونے کی واحد صورت یہ ہے کہ شمالی بورنیو کے عوام کو حق خود ارادیت دے دیا جائے اور متنازعہ علاقے میں استصواب کا طریقہ کار طے کرنے کے لئے ملائیشیا، انڈونیشیا اور فلپائن کے سربراہوں کا اجلاس بلایا جائے اس تنازعہ کو پر امن طور پر حل کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے اس مسئلہ کو چار قومی افریشیائی کمیشن کے روبرو پیش کر دیا جائے وہ جو بھی فیصلہ کرے فریقین اسے منظور کرنے کے پابند ہوں

● ولنگٹن ۱۳ مارچ ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ہولی اوک نے کہا ہے کہ ان کی حکومت ملائیشیا کو فوجی امداد دینے کی پابند ہے وزیر اعظم سنگاپور کے وزیر اعظم

اعلان نکاح

میرا نکاح میرے حقیقی ماموں مکرم ڈاکٹر شاہ محمد خان صاحب قوم راجپوت ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کی صاحبزادی مسماۃ حسینہ بیگم سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر معجل مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب سیکرٹری امور عامہ و امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب نے مورخہ ۶۵/۲/۷ کو بمقام ننکانہ صاحب پڑھا۔

بزرگان سلسلہ۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور ہمیں تقویٰ اور خدمت احمدیت کی توفیق عطا کرے۔

(خاکسار سراج الدین احمدی ابن رفیع محمد صاحب ساکن امین آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال ننکانہ صاحب)

تقریب رخصتانہ

"میرے لڑکے عزیزم نذیر احمد خادم چٹھہ کا نکاح مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۶۴ء کو مکرم حافظ احمد علی صاحب گرداور معلم وقف جدید نے بہمراہ ناصرہ صدیقہ بیگم بنت چوہدری خان محمد صاحب بندبچہ چک ۱۸۵/ R.۷ بعوض مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو عمل میں آئی اور بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور اسلام و احمدیت کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار چوہدری احمد دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۸۷/ R.۷ ضلع بہاولنگر)

مسٹر لی اوگہ کو سایو سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

علومِ دینی پڑھو مگر ان پر فخر اور غرور سے کام نہ لو

تمہارا کام محض علم حاصل کرنا نہیں بلکہ علم حاصل کر کے صداقت کو پھیلانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دینی علوم کی تحصیل اور اس کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے استادوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں میں یہ روح پیدا کریں کہ وہ علم پر غرور نہ کریں میں نے سوچا ہے کہ علم کی وجہ سے بحث کا شوق پیدا ہو جاتا ہے لیکن جو شخص عرفی عالم نہیں اس کا دل ڈر جاتا ہے۔ وہ خدا سے دعائیں کرتا ہے کسی سے گفتگو کرتا ہے۔ تو بحث کی خاطر نہیں۔ بلکہ حق پہنچانے کے لئے۔ مگر عالم دوسرے سے بحث کرتا ہے محض بحث کے لئے۔ عالم کی مثال تو تلی چوہے کی ہوتی ہے۔ مگر جو عالم نہیں اس کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ اس لئے عالم کی بحث میں ہزل کا رنگ آجاتا ہے اور کچھ بحثیں تماشہ کے طور پر ہوتی ہے اور دوسرے کے مدنظر محض خدا ہوتا ہے۔ عالم کہتا ہے میں نے یوں پکڑا۔ اور اس طرح روکا۔ اور اس طرح خاموش کر دیا۔ اور اسی میں لطف لیتا ہے۔ مگر جو عالم نہیں ہوتا اس کا مدعا لطف لینا نہیں ہوتا۔

ہم نے دونوں باتوں کو جمع کرنا ہے کہ علم تو ہو لیکن اس کے ساتھ عالموں والا غرور اور تکبر اور نمائش علم نہ ہو۔ بلکہ علم سے غرض حق پہنچانا ہو۔ گو مسیحیوں نے کوشش کی مگر بات وہ منوالی جس کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں۔ ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ وہ علم پڑھتے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں اور جھوٹی کج بحثی کی عادت نہ ڈالیں یہ خطرناک بات ہے۔ . . . .

ہمارے طالب علموں کو ابتداء ہی سے سمجھ لینا چاہیئے کہ انھوں نے صداقت کو پھیلانا ہے علم کے معنے تو صرف یہ ہیں کہ رستہ آتا ہے لیکن کوئی شخص صرف راستہ جاننے پر خوش نہیں ہو سکتا اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک جگہ دعوت ہو ایک شخص جس کو راستہ معلوم نہیں۔ وہ تو پوچھ کر دعوت پر چلا جائے اور دوسرا جس کو رستہ معلوم ہو وہ لوگوں کو کہتا پھرے کہ میں راستہ جانتا ہوں اور اس پر خوش ہو اور اُدھر دعوت ختم ہو چکے۔ یہی حال اس عالم کا ہے جو علم پر خوش ہوتا پھرتا ہے۔ علم ضروری ہے مگر اس کی مثال قشر کی ہے یا شراب کے پیالہ کی۔ جس کے پاس پیالہ نہ ہو۔ وہ چلّو سے بھی پی لے گا۔ مگر جو علم سے کام نہیں لیتا وہ گو پیالہ پر خوش ہے مگر محروم رہے گا۔ غرض صداقت کو پھیلانا اپنا اصل مدعا قرار دو۔ عربی زبان کا سیکھنا ضروری ہے کہ اس میں خدا کی کتاب قرآن کریم ہے۔ مگر یہی مقصد نہیں کہ عربی زبان آجائے بلکہ اصل مقصد خدا کو پانا ہے۔ اس کو دیکھنا ہے اور جو شخص خدا کو دیکھتا ہے وہ دوسروں پر ہنستا نہیں وہ تو اور خوف زدہ ہوتا ہے اور اپنے پر روتا ہے۔ عالم موقع کی ہی تلاش میں رہتا ہے۔ کہ وہاں موقع مناسب نہ تھا۔ لوگ نہ تھے۔ اور اپنی عزت کے ہی سوال میں رہتا ہے۔ مگر بے علم کے سامنے خدا کی عزت کا سوال ہوتا ہے اس لئے وہ ہر مجلس میں جاتا ہے اور صداقت کو پیش کر دیتا ہے

یہ ایک نصیحت ہے اس کو مدنظر رکھو۔ تا یہ مشکل دور ہو جائے علوم دینی پڑھو۔ مگر ان پر فخر اور غرور سے کام نہ لو جو لوگ اس بات کو سمجھ لیں گے ان کو معلوم ہو جائے گا۔ ان کا کام سلسلہ کو پھیلانا ہے اور پھر ہمارے رستہ سے یہ دقت دور ہو جائے گی"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

ایجنڈا مجلس مشاورت

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایجنڈا مجلس مشاورت ۶۵ء مورخہ ۵ مارچ کو سب جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت کو نہ ملا ہو تو اطلاع دیں۔ تا دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

پاکستان کو بھی اپنے تحفظ کے لئے ایٹم بم حاصل کرنا پڑے گا

بھارت میں ایٹمی اسلحہ کی تیاری کے بعد ایسا کرنا ناگزیر ہو گا۔ (بھٹو)

لندن ۔ ۱۳ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں اس بات کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔ کہ ہندوستان کسی وقت بھی خفیہ طور پر ایٹم بم بنا لے گا یا حاصل کرے گا۔ لہٰذا ہمیں ہر قیمت پر ایٹم بم خریدنا یا حاصل کرنا پڑے گا خواہ اس کے لئے ہمیں اپنے پیٹ پر پتھر ہی کیوں نہ باندھنا پڑیں۔

وزیر خارجہ نے برطانوی اخبار "گارڈین" کے نامہ نگار پیٹرک کیٹلے سے ایک انٹرویو میں یہ بات کہی۔ برطانوی نامہ نگار نے ان سے پوچھا تھا کہ اگر ہندوستان کسی طرح ایٹم بم بنانے یا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پاکستان کا کیا رویہ ہو گا۔

اخبار گارڈین نے وزیر خارجہ بھٹو کے اس بیان کو نمایاں طور پر صفحہ اوّل پر شائع کیا ہے۔ اخبار کے دولت مشترکہ کے امور کے نامہ نگار کیٹلے نے یہ بھی بتایا ہے کہ بھارت ایٹمی طاقت کے مرکز ٹرامبے میں کافی مقدار میں پلاٹینم تیار کر رہا ہے یہ دھات ایٹم تیار کرنے کے کام آتی ہے۔ اگرچہ بھارت اپنے عوام کو یہ یقین دلا رہا ہے کہ بھارت کبھی ایٹمی ہتھیار تیار نہیں کرے گا۔ لیکن لندن میں بھارتی باشندے ایسی تصویریں اور دوسرا مواد تقسیم کر رہے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ بھارت پلاٹینم کا کارخانہ لگانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

بھارت میں ایٹم بم کی تیاری

عوام میں پروپیگنڈا مہم شروع کر دی گئی

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ حکومت بھارت ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت یہ مہم چلا رہی ہے کہ عوام حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیں کہ وہ بھارت میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری شروع کر دے اس مقصد کے لئے حکومت با اعتماد کانگرسی پارلیمانی ارکان اور اخبار نویسوں کو استعمال کر رہی ہے۔ حکومت بھارت کی جانب سے عوام کے خود ساختہ دباؤ کے لئے مہم چلانے کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو دنیا کو اس خبر کے لئے تیار کیا جا سکے کہ بھارت ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔ دوسری طرف دنیا کو قائل کیا جا سکے کہ بھارت نے مجبوری کے تحت ایٹمی طاقت بنا ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء

نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کے لئے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ مارچ کی تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں جس کا اعلان اخبار الفضل میں کئی دفعہ ہو چکا ہے مگر اب تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاعات آئی ہیں۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمائندگان کا انتخاب کروا کر باقاعدہ اطلاع دیں۔ نیز یہ امر مدنظر رہے کہ حتی الوسع سب جماعتوں کو اپنے نمائندے بھجوانے چاہئیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مکرم چوہدری محمود احمد خان صاحب کی وفات

میرے خسر محترم چوہدری محمود احمد خان صاحب ساکن مکیانہ ضلع گجرات مورخہ ۱۰/۳/۶۵ بروز بدھ صبح دس بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موت سے قبل صحت بالکل ٹھیک تھی اچانک ہی دل فیل ہو گیا اور فوت ہو گئے مرحوم موصی تھے ان کی شدید خواہش تھی کہ فوت کے بعد ان کی نعش ربوہ پہنچائی جائے۔ چنانچہ بذریعہ ٹرک ان کی میت ربوہ لائی گئی اور ۱۱/۳/۶۵ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرحوم کی نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر پر دعا مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا فرمائے مرحوم نہایت مخلص احمدی۔ بڑی جرأت والے باغیرت اور نڈر مومن تھے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے اور متعلقین کو صبر عطا کرے، اور اپنے علاقہ میں ان کی وفات کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے بصورت احسن پورا کر دے۔ آمین۔

(خاکسار کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲ ۵۴